سالانہ قیمت ۳ر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔اے ایڈیٹر
(مینو منزل۔وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب۔
ایم۔اے۔(ایمپرس روڈ۔لاہور) مینجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مینجر صاحب ہونا چاہیے۔ اور مضامین واشتہارات وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر ارسال فرماکر ممنون فرمائیں ✣

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۰۔نومبر ۱۹۲۲ء	نمبر ۴۵

غزل

از قلم نصیر کرنالوی

ہوا خواہِ نگاہِ یارم امشب
بمرگ آمادہ بیکارم امشب

بہ محفل ہمنشینِ من شُد آں گُل
بچشمِ دشمناں چوں خارم امشب

بروں از پردہ آ وجلوہ افروز
چو موسیٰ طالبِ دیدارم امشب

فزوں شد تشنگی سیراب گرداں
بہ آبِ خنجرِ خونخوارم امشب

نماید یار گہ زلف وگہے رُخ
حریفِ کافر ودیندارم امشب

دل وجان وجگر از نارِ غم سوخت
سراپا درغمت فی النارم امشب

دریں بزمِ عشق را ہنگامہ شد گرم
بفیضِ گرمیٔ گفتارم امشب

رسید از قدر دانی ہائے احباب
بہ طارم طرۂ دستارم امشب

ہوس دارم بکوئے یار رفتن۔
نصیر از جان خود بیزارم امشب

نہ کرپائے ثنا پوری خدا اے دوجہاں تیری
بلاتوفیقِ حق جس نے طریقت پر قدم مارا
نہ مجھ سے آج ہی کچھ یہ فلک برگشتہ خاطر ہے
زباں پر نام جب دم اُس مسیح پاک کا آیا
نہ ہوتا اس جہاں میں گر ظہور اُس ابنِ مریم کا
بتایا ٹھیک رستہ ہم کو آکے خضرِ اُمت نے
یہ دنیا اک بیاباں ہے نہ گھر اس کو سمجھ غافل
عدم کے واسطے سامان فراہم کرلے اے ناداں۔
پئے ادراک عاجز ذات خالق وہ معمّا ہے

رسول وانبیا سارے رہے رطب اللساں برسوں
بنے زنجیر پا امواج بحرِ بے کراں برسوں
ہمارے حال پر یوں ہی رہا ہے مہرباں برسوں
رہا شیریں حلاوت سے لب وکام ودہاں برسوں
اُٹھاتا کون پردہ جو پڑا تھا درمیاں برسوں
سکندر ڈھونڈتے ہی رہ گئے آبِ رواں برسوں
بھٹکتے رہ گئے ہیں اس میں صدہا کارواں برسوں
یہاں گر چار دن رہنا تو رہنا ہے وہاں برسوں
کوئیں جھانکے ہیں جسمیں فلسفی نکتہ داں برسوں

خدا کی معرفت کو تم نے دکیم کھیل سمجھا ہے
ابھی چھانو ذرا جاکر کہیں خاکِ جہاں برسوں

غزل

از قلم۔ ولیم میسی۔کرسچین کالج لکھنؤ

نہیں ہی عشق عیسیٰ میں ہار گیا دل کسوں
تجسس میں یہ سرگرداں میں و آسماں برسوں

ہمارا دشمن کوئی نہیں مگر ایک

تم الگ الگ رنگ ہو پر بلکے (مسیح کا) ایک بدن۔ دنیا کی سب قومیں کیوں خدا کے بیٹے کے نام کے باعث ہم سے عداوت رکھتی ہیں اور ہم خود کیوں ایک دوسرے کو پیار کرنے میں قاصر ہیں؟ دراصل نہ تو غیر مسیحی ہمارے دشمن ہیں اور نہ ہم ایک دوسرے کے بدخواہ ہیں۔ ایک حاسد رُوح ہے جو ہماری اور اُن کی دشمن اور بدخواہ ہے وہ

انسانی جنس سے علیحدہ ہے۔ لیکن آدمیوں میں اپنا کام کرتی ہے۔ چنانچہ یہودیوں کے اہالیان مجلس (مقدس پطرس کے ایک جنم کے لنگڑے کو یسوع کے نام سے چنگا کرنے کے موقعہ پر) آپس میں صلاح کرکے کہنے لگے کہ ہم ان آدمیوں کے ساتھ کیا کریں کیونکہ اُن سے مشہور کرامات ہوگئی ہے۔ جو یروشلم کے سارے باشندوں کو معلوم ہے اور ہم اس کا انکار نہیں کرسکتے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں یہ بات اور زیادہ شہرت پاوے۔ ہم ان کو دھمکاویں کہ اس نام (یسوع) کا پھر کسی آدمی کے آگے ذکر نہ کریں۔ (اعمال ۴ باب ۱۵-۱۷۔ وہ ۱ باب) یہی حسد کی رُوح تھی جو ان اہالیان مجلس میں کام کررہی تھی۔ اور اُن کی انسانی عقل پر پردہ ڈال رکھا تھا۔ کیونکہ باوجود واقع ہونے ایک صریح معجزہ کے جس کا وہ انکار نہیں کرسکتے۔ تاہم رسولوں کا یہ الٰہی کام جو یسوع کے نام سے روبہ ترقی تھا روکنا چاہتے تھے۔ اسی طرح آجکل بعض ہمارے آدمزاد بھائی بائبل کو خدا کا کلام مان کر بھی کہتے ہیں کہ (منسوخ) یعنی یہ ردی کتابیں ہیں۔ یہ بیچارے نہ خدا کے اور نہ ہمارے دشمن ہیں مگر وہ کون ہے جو ان کو سکھاتا ہے کہ مان تو لو کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ پر یہ مان کر ساتھ ہی کہدو کہ ردی ہیں تاکہ خدا کے کلام اور نام کی خوب تحقیر ہوجاوے؟

علیٰ ہذا القیاس بعض دیگر ہمجنس بھائی کہتے ہیں کہ مسیحیت اچھی تو ہے لیکن مسیحی لوگ بُرے ہیں۔ کیونکہ وہ عمل نہیں کرتے۔ اس طرح سے وہ مسیحیوں کی نسبت غیر مسیحیوں کے دلوں میں بدگمانی کا تخم بوتے ہیں (اعمال ۱۰ باب ۲) سب قوموں میں بھلے اور بُرے لوگ پائے جاتے ہیں اگر اُن کے نزدیک مسیحیت اچھی ہے تو وہ خود عمل کرکے فائدہ اُٹھائیں اور دوسرے بھائیوں کو فیض پہنچائیں مگر یہ قدیمی بہانہ ہے کہ بعض مسیحی لوگوں کے عیب دیکھ کر بالعموم سب مسیحیوں پر حرف گیری کرکے خدا اور اُس کے کلام سے خود بے فیض رہکر دنیا سے گذر جاتے ہیں اور دوسروں کی راہ پر بھی پتھر ڈال جاتے ہیں۔ لہٰذا اے مسیحی بھائیو خبردار رہو کہ کسی مسیحی قوم پر عیب نہ لگاؤ اور نہ غیر مسیحی افراد پر۔ بلکہ اُس شریف انسانی عقل سے جو خدا نے ہر ایک انسان کو خواہ کسی مُلک اور قوم کا ہو عنایت کی ہے۔ امید رکھو اور اس کی رہنمائی سے ہر ایک آدمی کو حق کو ڈھونڈے اور حق کی پیروی کرے۔ یقین ہے کہ یہ شریف عقل انسانی ہر ایک شخص کو یسوع مسیح تک پہنچا سکتی ہے۔ یسوع مسیح ہرگز بانٹا نہیں جا سکتا۔

راقم۔ میر عالم چک نمبر ۲۶۲ ہم۔

تصحیح نورافشان مطبوعہ ۲۷ اکتوبر کے صفحہ ۱ کالم سوم مضمون "شادی خانہ آبادی" میں "بعد نکاح تمام جماعت مسٹر ہیلبرٹ لوتھر نجم الدین کے مکان پر" کی جگہ "تمام جماعت مسٹر وکٹر سرکار کے مکان پر جو دلہن کے ماموں صاحب ہیں" پڑھنا چاہیئے۔

خدا کی ہستی کا ثبوت

پوشیدہ نہ رہے کہ اس دنیا کے ہر ایک مذہب کی بنیاد ایک واجب الوجود کی ہستی پر مبنی ہے۔ پر افسوس صد افسوس بعض ایسے ہیں جو اپنے دلکی گمراہی کے سبب اُس لازوال ہستی کے منکر ہیں۔ یہ بات تو حقیقتاً ظاہر ہے کہ اُس کی پاک ذات کی ماہیت محدود انسان کے احاطہ ادراک سے باہر ہے۔ مگر اُس کی ہستی کا ثبوت اُن لوگوں پر کہ جنہوں نے اپنی عقل کی شمع کو ضلالت و گمراہی کی ہوا سے از خود گل نہیں کیا۔ بآسانی کشف ہوسکتا ہے۔ اس لئے ارادہ ہے کہ مضمون ہذا میں ایک ازلی ہستی کے ثبوت میں کچھ بیان کیا جائے۔ تاکہ ہم اُن احمقوں کے ذہن سے جو اپنی دلی تاریکی کے سبب خدا سے منکر ہوکر آپ ٹھوکر کھاتے اور دوسروں کو فریب دیتے ہیں فارغ ہوں۔ بعض احمق (جن کو خدا نے اپنی صورت پر بنایا) خدا کی قدرتوں کو روزمرہ دیکھتے ہوئے اُس کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں۔ جنکو کہ خدا نے انسان کے فائدہ کے لئے بنایا مثلاً بعض سورج کو خدا مانتے ہیں بھلا اُن سے سوال کیا جائے کہ شام کے وقت سورج کہاں چلا جاتا ہے تو صاف جواب دینگے کہ ڈوب جاتا ہے۔ تو پھر رات کو وہ خدائے فانی کی پرستش کیوں نہیں کرتے۔ اس مضمون میں پانچ اچھی دلیلیں خدا کی ہستی کے ثبوت میں پیش کی گئی ہیں۔ مہربانی سے مطالعہ کرنے والے نگاہ تامل سے ان پر غور کریں۔

پہلی دلیل۔ خدا کی ہستی دُنیا کی پیدائش کے کاموں سے بخوبی ظاہر و آشکارا ہے۔ آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں اور افلاک اس کی دستکاری دکھلاتے ہیں۔ ۱۹ زبور ۱ آیت۔ تس پربھی اُس نے احسان کرنے اور آسمان سے ہمارے لئے پانی برسانے اور میووں کی فصلیں پیدا کرنے اور ہمارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دینے سے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا (اعمال ۱۴ باب ۱۷ آیت) اس لئے کہ اُس کی صفتیں جو دیکھنے میں نہیں آتیں یعنی اُس کی ازلی قدرت اور خدائی دنیا کی پیدائش سے اُس کے کاموں پر غور کرنے سے ایسی صاف معلوم ہوتیں کہ اُن کو کچھ عذر نہیں (رومیوں ۱ باب ۲۰ آیت) یہ آئتیں اپنے مصنف یعنی خدا کی ہستی کے ثبوت اور متلاشی حق کے قائل کرنے کو کافی ہیں اور بس

دوسری دلیل۔ معجزوں اور عجیب کاموں سے بھی خدا کی ہستی ثابت ہے۔ مثلاً طوفان کا آنا۔ زبانوں کا بدلنا۔ سدوم و عمورہ کا آگ اور گندھک سے جلایا جانا۔ مصر پر دس آفتوں کا نازل ہونا۔ دریائے قلزم کا دو حصے کرنا۔ آسمان سے مَن برسانا۔ چٹان سے پانی کا نکالنا وغیرہ۔ یہ سب وقوعات خدا کی ہستی ثابت



نورافشان

مطبوعہ ۱۰ - نومبر ۱۹۲۲ء

یسوع مسیح اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا

ہماری دنیا میں زندگانی کا قانون کیا ہے؟

عام طور سے یہ بات ماننے کے لائق ہے کہ کائنات کا ظاہر باطن کا اظہار ہے۔ باطن میں خیر و شر کے وہ تمام جذبات مخفی ہیں۔ جن کا ظہور بظاہر ہیں زندگی کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ درحقیقت زندگی ہی ایک ایسی حقیقت ہے کہ جو خیر و شر کے باطنی اور پوشیدہ جذبات و احساسات کو ظاہر میں نمایش دیتی ہے خیر و شر کو مختلف معنے دیکر اُن کو بھلے بُرے افعال و انجام میں دکھاتی ہے زندگی عالم دینی کا باطن ہے مگر اس کے ظہور و نمایش میں سخت نشیب و فراز ہیں۔

زمین پر زندگی کے ظہور اور نمایش کے معنے ہرگز صرف جینے کے نہیں ہیں بلکہ ایک خونخوار جنگ کی شرکت کے ہیں جو ہزارہا سال سے میدان ظہور میں ہوتی چلی آتی ہے جو اس دنیا کی زندگی میں داخل ہوتا ہے وہ باطن سے سر پر کفن باندھکر آتا ہے۔ اسے اپنے جینے کے لئے ہرروز لاکھوں کا خون کرنا پڑتا ہے۔ اپنے کھانے کے لئے ہرروز زندگیوں کو شکار کرنا اور کھانا پڑتا ہے یا اسے اپنے جینے کے لئے دوسرے کو مارنا پڑتا ہے۔ یا دوسروں کے ہاتھوں سے مرنا پڑتا ہے۔ ہر ایک زندگی کی ہماری دنیا میں شرط حیات جنگ ہے اگر تم خود جینا چاہتے ہو تو دوسروں کو مارو اور کھاؤ ورنہ دوسروں کے ہاتھوں سے مرو اور اُن کی خوراک بنو۔ یہ ہماری دنیا میں زندگی کا قانون ہے جو اس قانون کو نہیں مانتا وہ موجودہ نظام قدرت کے موافق ہماری دنیا میں داخل ہونے کا کوئی حق نہیں رکھتا ہے۔

ہماری دنیا کے مروجہ قانون پر قائم کرنے والے کم نہیں ہیں۔ اس کے خلاف شور بلند کرنے والے کم نہیں ہیں اس قانون کے نقائص و عیوب سے خبردار کم نہیں ہیں۔ ہم تم سب جانتے ہیں کہ منقص نے زندگی کے تمام فوائد و منافع جابر و قوی اور قاتل و خونی اور زبردست و ظالم کی ملک میں دیدیئے ہیں۔ کمزوروں کی زندگی اور اُن کا مال و منال زبردستوں کی خوراک و لوٹ بنا دیا ہے۔ کمزوروں کی فریادوں کا بظاہر کوئی شنوا نہیں ہے۔ بس ہماری دنیا کی کمزور زندگی زورآوروں کی خوراک ہے۔ یہ موجودہ انتظام کا عیب کہو یا نقص پر حقیقت یہی ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ جب خداوند یسوع مسیح الیسی دُنیا میں کمزور ہو کر آیا تو وہ ہرگز اپنے بچانے کو نہیں آیا۔ اس سے اپنے بچاؤ کا مطالبہ کرنا نظام قدرت کے خلاف تھا اسے صلیب پر لٹکا ہوا دیکھنے والو تم اُس سے صلیب سے بچنے کا مطالبہ نہ کرو۔ کیونکہ اُس کا اپنے آپ کو بچانا نظام الٰہی کے خلاف تھا۔

(۲) یسوع مسیح نہ بچنے والی قوم کا بیٹا ہو کر خود کو بچا نہ سکتا تھا

یہودی قوم دنیا کی تمام اقوام سے چھوٹی ہو کر ابتدا سے آجتک زبردست قوموں کا لقمہ بنی چلی آئی ہے۔ اسے خوشحالی کے بہنایت تھوڑے دن نصیب ہوئے۔ یسوع مسیح کے دنوں میں قیصر روم جیسا نہنگ اجل اس کا گوشت و پوست کھا رہا تھا۔ اور اُس کے خون کو پانی کی جگہ پی رہا تھا مگر یہ قوم اپنی سادگی سے قصائی کے بکرے کی طرح قصائی کو اپنا دوست جانتی تھی۔ اگر یہ تمام قوم خداوند یسوع مسیح کو مان بھی لیتی تو بھی وہ یسوع مسیح کو صلیب سے نہ بچا سکتی تھی۔ پس یسوع مسیح کا اپنی مرتی ہوئی قوم کے مقابل آپ کو صلیب سے بچانا جس پر لاکھوں یہودی مر چکے تھے اور مرنے کو تھے یسوع مسیح کا قومی گناہ تھا جو آپ کو بچا کر وہ کر سکتا تھا۔ اُس کی قوم کے لوگ اس راز سے بالکل بےخبر تھے۔ مگر خود وہ اس حقیقت سے باخبر تھا وہ آپ کو بچا کر اپنی قوم کا بیوفا فرزند بننا نہ چاہتا تھا۔

(۳) یسوع مسیح نہ بچنے والے خاندان کا شریک ہو کر آپ کو بچا نہ سکتا تھا

خداوند یسوع مسیح کا خاندان یہودی قوم کا شاہی خاندان تھا جس کے شرکائے اپنی اپنی باری پر آپ کو قوم اور ملک کی زندگی و حیات کے لئے مختلف زمانوں میں مختلف مقاموں پر حسب لیاقت و طاقت قربان کیا تھا۔ اسی خاندان کے کارناموں سے پُرانا عہدنامہ مکمل ہوا تھا۔ اسی کے خاندان کے بزرگوں کے قصص غیر اسرائیلیوں کے لئے جادو کا اثر رکھتے تھے۔ اُنہوں نے آپ کو بروقت ضرورت کبھی نہ بچایا تھا یسوع مسیح اسی شاہی خاندان کا ایک شریک تھا۔ وہ نہ صرف یہودی قوم کی تباہی کے سبب سے بلکہ کل بنی آدم کی گمراہی و ضلالت و بربادی کے سبب سے آپ کو بچا نہ سکتا تھا۔

(۴) متقابلتاً یسوع مسیح جسم میں کمزور ہو کر آپ کو بچا نہ سکتا تھا

صلیب پر یسوع مسیح ہی چڑھایا نہ گیا تھا۔ بلکہ

آپ کے ساتھ دو ڈاکو بھی صلیب دیئے گئے تھے یسوع مسیح کی جسمانی قوت کا اندازہ لگانے کے لئے یہ دونوں ڈاکو کافی ہیں۔

جو دو آدمی یسوع مسیح کے ساتھ صلیب دیئے گئے اُن کی جسمانی طاقت وقوت کا سرٹیفکیٹ خود ان کا وہ نام ہے جو انہوں نے اپنے کارناموں سے پیدا کیا تھا وہ نام ڈاکو تھا۔ جس کے خیال سے کمزوروں کو بخار چڑھ جایا کرتا ہے۔

ہم ڈاکو اُن قوی اور طاقتور اور دلیر لوگوں کو کہتے ہیں جو شاہ سے گدا تک کی مزاحمت کا مقابلہ کرنے اور ہر صعوبت وتکلیف کو اُٹھا کر اپنی آزادگی کے قائم رکھنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور ہر وقت سر پر کفن باندھے پھرا کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ واقعی بڑے قوی اور دلیر ہوتے ہیں۔ اُن کی قوت وطاقت صلیب پر ہی دیکھ لو دو ڈاکو یسوع مسیح کے ساتھ دہنے بائیں صلیب پر کھینچے گئے ہیں۔ انہیں صلیب پر اپنی جسمانی تکلیفوں کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ وہ صلیب پر اپنی جسمانی پیڑوں کا احساس کرنے کے بجائے اپنی تکلیفوں میں کراہنے کے بجائے یسوع مسیح پر لعن طعن کرنے والوں کے طعن سن رہے ہیں۔ اُن میں سے ایک خود یسوع مسیح پر لعن طعن کرکے دوسرے لعن طعن کرنے والوں سے ملجاتا ہے۔ اسے اپنے دُکھ مطلق یاد نہیں۔ جتنے دوسرا اپنے ساتھی کی مکروہ حرکت دیکھ کر اُسے ملامت کرتا ہے۔ یسوع مسیح سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اُسے بھی اپنے دُکھ بھولے ہوئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ڈاکو جسمانی طور سے نہایت قوی تھے۔ وہ شاید ایک ہفتہ تک صلیبی پیڑوں کا مقابلہ کرسکتے تھے۔ چند گھنٹوں کے صلیبی دکھوں کے بعد اُن کی ٹانگیں توڑ کر بغیر بہانے کے زخم کے انہیں صلیب سے اُتار لینا سب پر اُن کی موت کے بجائے بیہوشی کی حالت کے شبہ کو قائم کرتا تھا۔ مگر ان ڈاکوؤں کے مقابل یسوع مسیح کا حال دگرگوں ہے۔

۱۔ جب یسوع مسیح پہلی دفعہ بنی آدم اور خدا کے دشمن کا مقابلہ کرنے گیا تو ہم اس کی بابت نہیں پڑھتے کہ وہ جسمانی قوت وطاقت کے ساتھ گیا۔ بلکہ لکھا ہے کہ وہ رُوح القدس کی قوت سے بھرکر گیا تھا۔

۲۔ یسوع مسیح کی زندگی کا طریق عمل اسے جسمانی طور سے نہایت کمزور بنانے والا تھا۔ چالیس دن رات کا روزہ رکھنا ساری ساری رات دعامیں کاٹنا۔ بہت کام کرنا اور خشک خوراک کھانا وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو اس کے نازک طبع ہونے پر دلالت کرتی ہیں

۳۔ گتسمنی کی رات کی دعاؤں نے اسے نہایت کمزور کردیا تھا۔ وہ آپ فرماتا ہے کہ میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے متی ۲۶: ۳۸ مرقس ۱۴: ۳۴ لوقا ۲۲: ۴۳-۴۴ اس کا پسینہ خون کا پسینہ تھا۔ یہ جسمانی طور سے اس کی کمزوری کے صاف ثبوت ہیں

۴۔ اس کے سوا یسوع مسیح کو ڈاکوؤں کی نسبت صلیبی دُکھوں کا بہت زیادہ احساس ہوا۔ میں پیاسا ہوں یوحنا ۱۹: ۲۸ پھر یسوع بڑی آواز سے چلایا مرقس ۱۵: ۳۷ پھر یسوع نے فرمایا کہ ایلی ایلی لما شبقتنی متی ۲۷: ۴۶۔ یہ تمام باتیں ڈاکوؤں کے مقابل جسمانی طور سے یسوع مسیح کے کمزور ہونے کو ظاہر کرتی ہیں۔

۵۔ آخر میں یسوع مسیح کے ڈاکوؤں سے کمزور ہونے کی یہ بھی دلیل ہے کہ ڈاکوؤں کی نسبت یسوع مسیح پہلے مرگیا۔ پسلی کے زخم نے اس کا رہا سہا کام بھی تمام کردیا۔ بس یہ تمام قرائن اسباب کا ثبوت ہیں کہ یسوع مسیح ڈاکوؤں کے مقابل جسمانی طور سے نہایت ضعیف وکمزور تھا۔ اس کی تمام قوت وطاقت ذہنی اور اخلاقی اور روحانی تھی جس میں وہ لاثانی تھا۔ مگر وہ جسمانی طاقت میں کمزور تھا۔ نازک تھا۔ وہ اس قدر نازک تھا کہ وہ صلیبی دکھوں کا اس سے زیادہ مقابلہ کرہی نہ سکتا تھا جتنا کہ اُس نے کیا تھا۔ ہڈی توڑے بغیر اس کی موت کا واقع ہونا اس کی جسمانی نزاکت اور کمزوری کی آخری مہر ہے۔ پس اس کو صلیبی دُکھوں کی آگ میں سے کوئی بچا ہی نہیں سکتا تھا۔ اس کے دشمن بھی اُس کی جسمانی نزاکت کی وجہ سے ہی ہی آیت کے الفاظ میں اسی سبب سے شور مچاتے تھے۔ وہ مرزا قادیانی سے ہزار چند زیادہ چتر اور چالاک تھے۔ مرزا جی دھوکا کھائیں تو کھائیں وہ دھوکا کھا ہی نہ سکتے تھے۔ وہ اپنا تجربہ اور فیصلہ ان الفاظ سناتے ہیں کہ وہ آپ کو نہیں بچا سکتا تھا۔ (باقی دارد)

بد امنی

اینی بسنٹ ڈی۔ ایل کے قلم سے

ترجمہ مضمون مسز اینی بسنٹ جو اخبار نیو انڈیا مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۲ء میں شائع ہوا۔

۱۹۱۹ء میں جب رولٹ بل کے متعلق "خاموش مقابلہ" کا پہلا خیال پیدا ہوا تھا تو میں نے "قانون" کے عنوان پر اخبار ہذا میں کچھ مضامین لکھے تھے۔ کیونکہ مجھے ان خطرات کا خیال تھا جو اس صورت میں رونما ہوتے۔ جب ایک کمیٹی کے احکام کے مطابق ان قوانین کے توڑ دینے کا خیال پیدا ہوتا۔ جن کی اس وقت تک پابندی ہوتی رہی ہے کسی منتظم قوم میں بد امنی کے جذبہ کے پھیل جانے



کے خطرے کو تاریخ کا ہر ایک طالب علم جانتا ہے۔ "تنازعات" کو تشدد کی عدالت سے عدالت ہائے قانون میں منتقل کرنا ہر ایک ملک میں تہذیب کی کارروائی ہے۔ اس کارروائی کا منشا زبردستوں سے زیردستوں کی حفاظت اور تشدد کے برخلاف امن و انتظام کا قائم رکھنا ہے۔ لہذا رعایا کے اچھے افراد (جیسا کہ میں نے ۱۹۱۹ء میں ظاہر کیا تھا) اگرچہ تقاضا ضمیر کسی خاص قانون کی خلاف ورزی پر مجبور ہوتے تھے تو قانون کی عظمت کو تسلیم کرنے کا ہمیشہ نہایت احتیاط کے ساتھ خیال ہوتا تھا۔ اور وہ اس سزا کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر ہمیشہ رضامند ہوتے تھے۔ جو اس خاص قانون کی خلاف ورزی کی پاداش ہو سکتی تھی۔ جس کی انہوں نے عدول حکمی کی ہوئی تھی۔ "حکومت کو بدنام کرنے" کی غرض سے کسی کمیٹی کی کورانہ تقلید میں اس کی تجویز کے مطابق قوانین کی باقاعدہ عدول حکمی کرنا قوم کے برخلاف ایک ایسا جرم ہے جو مسلح بغاوت سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ زیادہ سنگین اس لئے کہ اس کا اثر نظم عالم کی معاشرتی بنیادوں تک پہنچتا ہے۔ حالانکہ مسلح بغاوت کے سرغنہ اشخاص قانون کو اپنے احاطہ اثر کے اندر نافذ کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حکومت کو تہ و بالا کرنا چاہتے ہیں تو وہ ملک کے اس حصہ میں جو اُن کے زیر اقتدار رہتا ہے مارشل لا کے ذریعے سختی کے ساتھ امن و امان کو قائم رکھتے ہیں۔

میں نے اس وقت یہ بھی جتا دیا تھا اور اپنے اس خیال کا بارہا اعادہ کر چکا ہوں کہ سول حکام کی تحقیر کرنے سے جرائم پیشہ اقوام کو شہ ملے گی اور پر تشدد جرائم میں اضافہ ہوگا۔ بدامنی کے وقت سول قانون کی جگہ مارشل لا نافذ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ "سول لا" کی جگہ زیادہ سخت اور سریع الاثر اور سریع العمل قانون اس غرض سے نافذ کیا جائے کہ کسی ایسے رقبہ میں جس میں بدامنی رونما ہوئی ہو تشدد کے پھیلنے کا انسداد کیا جائے۔ اور قانون کی عام خلاف ورزی کی نوبت نہ پہنچے۔ لیکن بدامنی کے جذبہ کے پھیل جانے کے خلاف ہر ایک قسم کی تنبیہ بے کار ثابت ہوئی۔ نوجوانوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ اپنے والدین اور استادوں کا کہا نہ مانیں اور مجسٹریٹوں یا گورنمنٹ کے تمام احکام کو پس پشت ڈال دیں۔ اور حکام سول کے جاری کردہ ہر ایسے حکم کی تحقیر کر کے اپنی حب الوطنی کا ثبوت دیں۔ جو ان طریقوں کے نقیض ہو جو انہوں نے غضب کردہ اختیار کو اُن لوگوں پر استعمال کرنے کے لئے تجویز کئے تھے۔ جو ایسے اختیار کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ خدا اس شر سے محفوظ رکھے۔

قدرتی نتائج برآمد ہوئے۔ دوکانوں پر پہرہ لگانے اور ان لوگوں پر جن کے کپڑے یا سر کا لباس اس قسم کا نہیں تھا جو یہ نوجوان عامل پسند کرتے تھے کھلے بازاروں میں حملے کرنے اور شراب کی دوکان کو آگ لگانے یا لوگوں سے اُن کی خرید کردہ شراب کو زبردستی چھین لینے اور پولیس پر حملہ کرنے اور ان کے برخلاف ہنگامے برپا کرنے کی وجہ سے نہ صرف بہت سے بلوے ہی رونما ہوئے بلکہ بدامنی کا جذبہ معمولی قسم کے مجرمانہ طبائع کے لوگوں میں پھیل گیا۔ جن میں جرائم کی قوت کا امکان ہو سکتا تھا اور جو پہلی قسم کے قریب قریب ہے اور تحریک عدم تعاون کے چھوٹے چھوٹے بلووں کو معاشرتی حیثیت سے ادنےٰ درجہ کی ان اقوام کے لوگوں سے تقویت ملی جنہوں نے اس موقعہ سے جو انہیں متوسط درجہ کے معزز لوگوں نے دیا ملک کے برخلاف جہاد جاری رکھنے کا فائدہ اٹھایا۔ چونکہ پولیس سے ان لوگوں کی جائداد اور ازادئی فعل کی حفاظت کے لئے دن بدن زیادہ کام لیا جا رہا تھا۔ جو اس قسم کی تجارت کرتے تھے جس کی والنٹیروں کی طرف سے مخالفت تھی۔ اس لئے ان کی توجہ انسداد جرائم کے معمول فرض سے خواہ مخواہ ہٹائی گئی۔ لہذا تشدد ڈکیتی چوری کے جرائم کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ دیہاتوں پر مسلح ڈاکوؤں کے حملے بے شمار ہو گئے۔ اور رعایا کے افراد پر جو حملے ہوئے ہیں اُن میں چند در چند اضافہ ہو گیا سزا یافتہ اشخاص زیادہ نافرمان ہو گئے۔ اور قانون کا احترام جو معاشرتی نظم عالم کا پولیس سے زیادہ محافظ ہے جاتا رہا ہے۔ قانون و انتظام کے تحفظ کا مضحکہ اُڑایا جا رہا ہے اور اصطلاح "عمدہ رعایا" ملامت کا مترادف ہو گئی ہے۔ ان لوگوں کو جو گرفتاری کا اشتعال دلانے کے ارادے سے حکام پر دیدہ و دانستہ آوازے کستے ہیں جو سزا دی جاتی ہے اُس کو "سختی" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حکومت متزلزل کرنے اور اُسے سب کی نظروں میں بے اعتبار قرار دینے کے ظاہری مدعا کو پورا کرنے کے لئے والنٹیروں کو گرفتار ہونے کے لئے آگے کیا جاتا ہے۔ ایک سے بھی زیادہ نامبارک واقعہ رونما ہوا ہے۔ جب ایک شکایت کو جو حقیقی شکایت تھی بدامنی کا اشتعال دلانے کے لئے زیادہ کر کے دکھایا گیا۔ لکھنؤ کے قرمینہ اور بلوے اس قسم کی پہلی نمایاں مثال تھی۔ اس کے بعد سکھوں کی ایک حامئی اصلاح جماعت نے ان مہنتوں کے برخلاف جو اپنے مناصب کے ناقابل خیال کئے گئے تھے قانون سے استمداد کرنے کی بجائے تشدد کی طرف رجوع کرنا شروع کیا۔ چند سال ہوئے مدراس میں اسی قسم کے لوگ تھے۔ اور مذہبی سراسیمگی

کے انتظام کی اصلاح اور نقائص کے ازالہ کی غرض سے ایک انجمن قائم کی گئی۔ اس انجمن نے ہائیکورٹ میں نالشات دائر کیں اور اصلاحات نافذ کرنے کی تجاویز مرتب کیں۔ نقائص کا ازالہ ہوچکا ہے۔ اور روپیہ تعلیم پر خرچ کیا گیا ہے۔ اور عمدہ نظم و نسق عمل میں لایا گیا ہے۔ بدقسمتی سے عدم تعاون کا اثر پنجاب میں موجود رہا اور اصلاح کے حامی سکھوں نے اس کے مہلک طریق کو اختیار کرلیا۔ چند انچ لمبا تلوار بنالیا گیا۔ اور حامیان اصلاح نے مہنتوں کو جنہیں وہ مرتد خیال کرتے تھے نکال کر معابد کا بزور قبضہ حاصل کرنے کے لئے جتھے بنا ڈالے۔ ان کی ابتدائی کارروائی میں ایک مہنت نے مقابلہ کیا اور ننکانہ میں قتل عام رونما ہوا۔ اس پر سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا حامیان اصلاح اور مہنتوں کو آپس میں لڑنے دینا چاہیے۔ اور گورنمنٹ ایک طرف کھڑی رہے اور ان کو ایک دوسرے کو قتل کرنے دے یا کیا گورنمنٹ کو جائداد کے جائز قابضوں کی حفاظت کرنی چاہیئے اور نقائص کی اصلاح کے لئے قانون وضع کرنا چاہیے۔ گورنمنٹ نے آخر الذکر تجویز کو چن لیا لیکن اکالیوں کا (جس نام سے کہ مصلحان پکارے جاتے ہیں) طریق کار ہی جداگانہ تھا۔ انہوں نے معابد پر جبریہ قبضہ کرنا چاہا۔ حال میں انہوں نے ایک معبد یعنے "گورو کے باغ" پر قبضہ کرلیا اور مہنت کو اس کے مکان اور اراضیات سے نکالنا چاہا۔ مہنت مذکور اس جائداد کا جائز مالک ہے اور مدت سے اس حیثیت میں تسلیم کیا جاچکا ہے اور ٹیکس ادا کرتا رہا ہے۔ عدم تعاون کے حامی اکالیوں نے مہنت مذکور کے درخت کاٹنے شروع کردیئے اور اس نے حفاظت کے لئے درخواست کی۔ لہٰذا پولیس کو ہدایت کی گئی کہ وہ اکالیوں کو مہنت مذکور کی جائداد پر مداخلت نہ کرنے دے اور اس کو تلف ہونے سے بچائے۔ اکالیوں نے سکھوں کا ایک جم غفیر جمع کرلیا۔ اور ان کو سو سو کے جتھے میں تقسیم کردیا۔ پھر ان جتھوں کو آگے تقسیم کرکے مہنت مذکور کی اراضی پر مداخلت بیجا کرنے اور درختوں کو کاٹنے کے لئے متواتر بھیجنا شروع کردیا۔ چونکہ وہ ایک خاص فاصلہ پر رہے ان سے کوئی باز پرس نہ کی گئی۔ لیکن جب انہوں نے مہنت مذکور کی جائداد پر مداخلت کی تو وہ جبراً پسپا کئے گئے۔ یہ کیفیت مجھے سرکاری عہدہ داروں نے اور نیز ایک سکھ نے بتائی ہے۔ جس کو اکالیوں سے ہمدردی تھی۔ اور جس نے مذکرۃ الصدر جمعیت کا حال بتایا تھا۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا لوگوں کو ان اشخاص کے جبراً نکالنے کی اجازت دینی چاہیئے جو ان کے خیال میں اپنی جائداد کا غلط استعمال کررہے ہیں۔ کیا گورنمنٹ کو ایک طرف کھڑے رہنا چاہیئے اور زیادتی کا اقدام کرنے والے و قابض اشخاص کو لڑنے دینا چاہیئے یا کیا گورنمنٹ کو جائز مالکوں کی حفاظت کا فرض اس وقت تک ادا کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ قانوناً بیدخل نہ کردیئے جائیں۔ اس کا جواب بجز اثبات نہیں ہوسکتا۔ بایں ہمہ تحریک عدم تعاون کے حامی اخبارات اکالیوں کی ان کوششوں کو جو وہ دوسرے لوگوں کی مملوکہ اراضی پر قبضہ کرنے کے لئے کررہے ہیں مقدس جنگ بتاتے ہیں دوسرے شخص کے درختوں کو کاٹنا مذہباً جائز بتایا جارہا ہے۔ ہر قسم کی مبالغہ انگیز تحریرات کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کو بے اعتبار قرار دینے کا سیاسی مطلب پورا کیا جائے ایسا کرنا تحریک عدم تعاون کا جزو ہے۔

قانونی طور پر حاصل کردہ اراضی کے مسئلہ قبضہ میں دست اندازی کرنے کی ایک اور مثال ملتی کے دام (رشتہ) پر مخالفانہ قبضہ کرنے والوں کی ہے جہاں حامیان عدم تعاون ایک ضروری سرکاری عمارت کی تعمیر کو جبراً روکنے کی کوشش کررہے ہیں اور گرفتار کئے گئے ہیں۔

کیا ہر ایسے شخص کو جس کا یہ خیال ہو کہ کسی جائداد کے مالک اس جائداد کو اس کے خیال کے مطابق استعمال نہیں کرتے اسبات کی آزادی حاصل ہونی چاہیئے کہ وہ بلوائیوں کو اکٹھا کرے اور مالک کی جائداد پر مداخلت بیجا کرکے اس کی عمارتوں یا درختوں یا تعمیرات کو تلف کردے۔ اگر ایسا ہے تو قانون منسوخ ہوگیا۔ کوئی شخص مامون و محفوظ نہیں رہ سکتا۔ حکومت مفقود اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہوگی۔ وقت آگیا ہے کہ سنجیدہ طبائع اس حالت پر سنجیدگی کے ساتھ غور کریں جس میں ہم گذر رہے ہیں۔ کیا ہوم رول صرف اس غرض سے حاصل کرنی چاہیئے کہ ایسا ملک حاصل کیا جاوے جو بدعملی کی حالت میں ہو۔ جہاں تربیت کا اثر نہ ہوسکتا ہو اور جو حکومت سے سرکشی کرتا ہو۔ جہاں ہر ایک شخص کا اپنا قانون ہو اور وہ من مانی بات بلوائیوں کے ذریعہ منوانے یا کسی بالادست طاقت کے دباؤ سے کچلا جاوے۔ یہ ہے وہ حالت جس کی طرف حامیان عدم تعاون ملک کو لے جارہے ہیں اور ہندوستان کو روس کا ہم پلہ بنارہے ہیں۔ اچھے آدمی انقلاب پسندوں کا ساتھ دیتے ہیں کیونکہ پولیس مداخلت بیجا کرنے والوں کے متواتر جتھوں کا لاٹھیوں سے جواب دیتی ہے۔ کسی بازاری لڑائی کی دھندلی سی کیفیت لکھی جاسکتی ہے۔ جائداد پر بالجبر قبضہ کرنے کی باقاعدہ کوششوں کا مقابلہ ہر ایک مہذب ملک میں پولیس کیا کرتی ہے۔ مذہب کو دوسرے لوگوں کے حقوق پر بالقصد حملہ کرنے کی آڑ بنا کر خراب کیا جارہا ہے۔ حامیان عدم تعاون قانون کی جگہ تشدد



قائم کرنے کی جان بوجھ کر کوشش کر رہے ہیں اور ان کا عدم تشدد کا بہانہ جملہ معقول اشخاص کو ان کے تشدد کی حقیقت سے بے خبر نہیں رکھ سکتا مرور جیتے جو دوسرے شخص کی اراضی پر داخلت کرنے اور اس کی جائداد چھیننے کی لگاتار کوشش کر رہے ہیں۔ اُن کا مقصد یہ ہے کہ پولیس کی محدود جمعیت کو تھکا کر مغلوب کر لیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ مہنت اور اس کی جائداد کی حفاظت کرنے کا کوئی اور طریق معلوم کر رہی ہے لیکن ایسا طریق معلوم کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

جس طرح آج گورو کے باغ کے مہنت کا محاصرہ کیا گیا ہے اسی طرح اگر رعایا کے کسی معمولی فرد کا ہزار ہا آدمی ملکر محاصرہ کر لیں اور ایک مسلسل حملہ جاری رکھیں تو وہ اس گورنمنٹ سے کیا توقع کریگا جس کو وہ حفاظت کے لئے ٹکس ادا کرتا ہے۔

ہمیں ایشیائی یسوع مسیح درکار ہے

یورپی مسیحی اور اس کی مسیحیت اور اُس کا یسوع مسیح جلالی نمائش رکھتا ہے۔ اس نمائش میں کمی بیشی سے مکاشفہ کی کتاب کے یسوع مسیح اور اُس کی مسیحیت کی نمائش پائی جاتی ہے۔ یہ نمائش ایشیائی یسوع مسیح اور اُس کی مسیحیت کے خلاف نہیں بلکہ اس کے اُس جلال کی جھلک ہے جو نئے عہد نے آنے والے یسوع مسیح کی شان کے متعلق بیان کی ہے۔ مغربی دنیا کی تمام تہذیب و شائستگی میں اور اُس کے علم و عرفان میں اور اس کی ایجاد و معلومات میں لاریب جلالی مسیحی اور مسیحیت اور یسوع مسیح کی نمائش ہے۔ مکاشفہ کی کتاب کا مقابلہ کر کے دیکھا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو سکتی ہے۔ جو لوگ یورپی اقوام کا اقبال و جلال انجیل یسوع مسیح کی مسیحیت کے خلاف سمجھتے ہیں اور اس تہذیب و شائستگی اور علم و فضل کو غیر مسیحیت کا نتیجہ تبلاتے ہیں ہمارے نزدیک وہ ہرگز راستی پر نہیں ہیں

انجیل یسوع مسیح کی زندگی کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ اُس کی زمینی زندگی کا ہے جو اپنی خصلت و سیرت میں اور اپنے اختیار و اقتدار میں جمالی شان رکھتا ہے۔ اس حصہ زندگی میں اس کی زندگی کے تمام اقوال و افعال انتہائی معانی میں جمالی ہیں۔ ایک دو دفعہ کے سوا اُس نے کبھی اقتدار و اختیار کی وہ نمائش نہیں کی جس میں جبر کا دخل ہو۔

پر انجیل اُس کی زندگی کے دوسرے حصہ کا بھی بیان آتی ہے۔ اس کی زندگی کا یہ زمانہ اُس کے مُردوں میں سے زندہ ہونے کے دن سے زمانہ کے تمام ہونے کے دن تک کا ہے۔ جیسا اُس کی زندگی کا یہ زمانہ طویل ہو ویسا ہی اُس کا بیان نہایت مختصر اور تھوڑا ہے۔ تو بھی اُس کی زندگی کے اس حصہ سے جو واقعات و حالات و کلمات منسوب ہیں وہ انتہائی معانی میں جبری اور اقتداری ہیں۔ ان میں جمال کی جگہ جلال کا ایسا گہرا اور جھلک دار رنگ پایا جاتا ہے کہ جو کسی کے خواب و خیال میں نہیں آ سکتا۔ اس کا جاہ و جلال۔ اس کا اختیار و اقتدار صرف شاہانہ نہیں ہے۔ بلکہ شہنشاہوں کے شہنشاہ کے اختیار و اقتدار کے مساوی معلوم ہوتا ہے۔ یہ تمام جلالی اقتدار اس کی اس زندگی کا حصہ ہے جو واقع قبر کے بعد اس دنیا میں شروع ہوئی تھی اور عالم بالا میں اب تک باقی ہے۔ پس جو لوگ آج تک مسیحیت کو بے مقدور اور غیر متمدن ملت سمجھ کر اس کی حقارت و تحقیر پر کمربستہ ہیں اُن کی اس معاملہ میں سخت غلطی ہوئی ہے۔ جس کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتی ہیں۔

ہمارے اس خیال کو روبرو رکھ کر جب کوئی انجیل مقدس کا مطالعہ کریگا تو اُسے یسوع ناصری اپنی زندگی کے حصہ اول میں بلاشک بیمقدور اور جمالی رنگ میں ڈوبا ہوا نظر آئیگا۔ پر اپنی زندگی کے حصہ دوم میں وہی یسوع اقتداری حیثیت اور جلالی لباس میں نظر آجائیگا جس کی حیثیت کا نقشہ مغربی مسیحی اقوام میں نظر آ سکتا ہے۔

جو مطالب ہم نے اوپر بیان کئے ہیں اُن میں ایشیائی یسوع مسیح کی مسیحیت کا اور اُس کی شخصیت کا مختصر ذکر کر کے ناظرین پر اس حقیقت کو اظہر من الشمس کر دیا ہے کہ اصل میں مسیحیت کا صرف جمالی رنگ ہی نہیں ہے جو عام طور سے مسیحیت کے مخالفین نے سمجھ رکھا ہے بلکہ درحقیقت مسیحیت اعلیٰ اور انتہائی جمال اور جلال کی اکمل اور مجموعی نمائش ہے مسیحیت کو یہ جلالی نمائش جمال کے اجر میں ملی ہے۔ خود یسوع مسیح نے دنیا میں جیتے جی پکار کر کہہ گیا تھا کہ زمین و آسمان کا سارا اختیار مجھے سونپا گیا ہے۔ پس جن لوگوں نے مسیحیت کو بیمقدور مذہب سمجھا ہے اُنہوں نے مسیحیت کے سمجھنے میں دھوکا کھایا ہے۔

اس کے سوا ہم مسیحی بھی آج تک یہی مانتے رہے ہیں کہ ہر قسم کا ظلم اُٹھانا اور ہر قسم کا نقصان برداشت کرنا ہماری ہی قسمت کا حصہ ہے۔ ہمیں ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا مخالف کی طرف پھیر دینا فرض ہے اگر کوئی ہمیں ایک کوس بیگار لے جائے تو اُس کے ساتھ دو کوس جانا ضروری ہے۔ وغیرہ۔ ایسے ایسے احکام انجیل میں ضرور پائے جاتے ہیں۔ اگر ہم مسیحی ان پر عمل کرتے ہیں تو بہت اچھا کرتے ہیں۔ پر ہماری انجیل صرف انہیں چند احکام پر ختم نہیں ہے۔

پر یسوع مسیح کی انجیل میں اور بہت کچھ پایا جاتا ہے جو اُس کی ہر دو شان کو ظاہر کرتا ہے۔ پس ہمیں انجیل مقدس کا پورا یسوع مسیح اور اُس کی پوری مسیحیت درکار ہے۔ اور وہ انتہا درجہ کا جمالی اور انتہا درجہ کا جلالی ہے۔ یہی انتہائی اوصاف اُس کی مسیحیت کے ہیں۔

پیشتر ہم مضمون ہذا کی یہ سُرخی قائم کر چکے ہیں۔ کہ ہمیں ایشیائی یسوع مسیح درکار ہے۔ یورپی یسوع مسیح کی بابت ہم یہ خواہش ظاہر نہیں کر سکے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یسوع مسیح اصل میں ایشیائی ہے۔ یہی یسوع مسیح یورپی اقوام کی مسیحیت میں آجتک ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ ہمیں یسوع مسیح کی انجیل دے سکتی ہیں پر یسوع مسیح اور اس کی مسیحیت نہیں دے سکتیں یہ ہمارا اپنا اور یسوع مسیح کا شخصی اور ذاتی معاملہ ہے کہ ہم یسوع مسیح کے ہو جائیں اور یسوع مسیح ہمارا ہو جائے اور ہم اپنے لئے خود مسیحیت بنائیں۔ چونکہ ہم ایشیائی خصوصاً ہندی مسیحی ہیں اس لئے ہم اپنی ایسی مسیحیت بنائیں جو اہل ہند بلکہ کل ایشیائی لوگوں کے موافق پڑے۔ یورپی مسیحی ہمارے لئے ہرگز مسیحیت کا ایسا لباس تیار نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ ہمیں مسیحیت کا لباس پہنانے کے لئے تمام اسباب دکھا سکتے ہیں۔ پر اُن اسباب سے ایسی مسیحیت تیار کرنا جو ہمارے مُلک اور قوم کے موافق پڑے۔ ہمارا اپنا کام ہے ہم یورپی مشنریز سے مسیحیت کو بنانے والے تمام اسباب لے سکتے ہیں وہ ہمارے لئے سستے اور قریبا مفت ہیں۔ اُن کو اپنی ملکیت بنا کر یورپی ایمانداروں کو یا تو ہند میں مسیحیت کی خدمت سے سبکدوش کر سکتے ہیں۔ یا اُن کے ہمراہ ملکر ہند میں ایسی مسیحیت کی عمارت تعمیر کر سکتے ہیں جو ایشیائی یسوع مسیح اور اُس کی مسیحیت اور اس کے مسیحی کو دکھا سکے۔ وہ عمارت کلیسیا کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ پس ہمیں خدا کی کلیسیا کو ہی ایسا بنانا چاہئیے۔

مندرجہ صدر خیالات کا ماحصل یہ ہے کہ بلا شک یسوع مسیح اور اُس کی مسیحیت کسی خاص قوم کا حصہ نہیں۔ یسوع مسیح تمام اقوام اور بنی آدم کے تمام خاندان اور اُن کے تمام افراد کا حصہ بخرہ ہے۔ گو یسوع مسیح کی شخصیت واحد ہے اور اُس کی مسیحیت بنی آدم کے لئے اخوت اور بھائی چارا کا عالمگیر بندھن ہے تو بھی یہ دونوں حقیقتیں ہر فرد بشر کی اور ہر ایک خاندان کی اور ہر ایک قوم کی شخصی اور جداگانہ میراث بھی ہیں۔ کیونکہ ان میں مابہ الاشتراک اور افتراق کا دخل ہے۔ اس سبب سے یسوع مسیح اور اُس کی مسیحیت بنی آدم کی جیسے خاص میراث ہو سکتی ہے ویسے ہی عام میراث ہو سکتی ہے جبکہ ہم نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے تو مختلف اقوام کے مسیحیوں میں ایک معانی کی مساوات کے سوا ان میں عقائد و رسوم کی بعض خصوصیتیں مان لینا مسیحیت کے اصلی وحقیقی اختلاف کو ظاہر نہیں کرتا ہے۔ مخالفین کو یہ بات یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اگرچہ اختلاف اور تفرقہ دنیا کی غیر مسیحی اقوام کے نزدیک عیب اور تباہی کی خاص نشانی ہے مگر مسیحیت کا اختلاف تفرقہ اُس کی اصلی خوبی کا ملکہ۔ اُس کی زندگی کے جلال کو ظاہر کرنے والا ہے۔ پس مسیحی اقوام میں جو گورے کالے اور حاکم و محکوم۔ مغربی و مشرقی کا امتیاز پایا جاتا ہے یہ ہرگز مسیحیت کا سراپا نقص نہیں ہے۔ بلکہ اُس کی خوبی کا اظہار ہے۔ اس کے سوا جو مخالف آجتک مسیحیت کا ایک ہی پہلو روبرو رکھ کر دنیا میں اسباب کا شور مچاتے آتے ہیں کہ مسیحیت تمدن کی سخت دشمن ہے۔ اور کہ وہ دنیا میں امن بحال نہیں رکھ سکتی۔ یہ ان کے سراسر بہتان ہیں۔ مسیحیت کے تمدن کے کمال کی اور بھائی امن کی مخالفین کوئی مثال نہیں دے سکتے تمدن کی دوست جیسی مسیحیت ہے۔ ویسی کوئی دوسری مات نہیں ہے حفظ امن کے لئے تو مسیحیت اکیلی خدا کی رحمت ہے۔ پس ہند میں تمدن و حفظ امن کی بحالی کے لئے ہمیں ایشیائی یسوع مسیح اور اُس کی مسیحیت کی سخت ضرورت ہے۔ ہند کا تمدن و امن یسوع مسیح کے بغیر خطرہ میں ہے۔

نور افشاں کا کرسمس اور نوروز نمبر

شکر کا مقام ہے کہ بندوں کے لئے ۱۹۲۲ء بھی گذر گیا۔ تمام دوستوں اور نور افشاں کے ہمدردوں کی خدمت کرتا ہوا اور وفادارانہ مشقت کا متوقع بنتا ہوا گذر گیا۔ صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ وہ گئے سمجھو۔ اس لئے ہم نہایت ادب سے مسیحی شعرا اور نور افشاں کے نامہ نگاروں اور دیگر انشا پردازوں کو یاد دلاتے ہیں کہ اخبار **نور افشاں کا کرسمس اور نوروز نمبر** آیا۔ اس کے اوراق آپ کے کلام و پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے ابھی سے آپ کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ آپ بھی ابن اللہ کی آمد کی خوشی میں دوستوں کو قلمبند کرنا ابھی سے شروع کریں۔ ابھی سے کھلے آسمان کے نظارے دیکھیں۔ ابھی سے آسمانی پیغامات سنیں۔

نور افشاں آپ کا خادم ہے۔ آپ اس نمبر کو نور علی النور بنانے کی کوشش فرمائیں۔ خدا

کرے کہ آپ کو اس کے پیغامات کثرت سے ملیں - آمین -

جعلی نوٹ بنانے والے گروہ کی گرفتاری

کوچین کا تار مظہر ہے کہ ریاست کوچین کی پولیس نے موضع چرانولو کی ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں جو اراکنم سے چھ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے - گورنمنٹ ہند کے جعلی کرنسی نوٹ بنانے والے ایک گروہ کا سراغ لگایا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس گروہ کا سرگروہ جارج جوزف المعروف بہ پاپو ہے - جس نے مختلف رقوم کے کرنسی نوٹ بنانے کے مقصد سے کئی انگریوروں اور سناروں وغیرہ کی خدمات حاصل کی ہوئی تھیں ۔

پاپو مالی امداد دینے والا بتایا جاتا ہے - اور دیگر اشخاص دھات پگھلانے - چھاپنے اور بیل بوٹے نکالنے کا کام کرتے ہیں - کہا جاتا ہے کہ یہ گروہ قریباً چھ ماہ سے اپنا کام کر رہا تھا - مخبری ہونے پر ڈویژنل انسپکٹر پولیس اور سب انسپکٹر پولیس - پولیس کی ایک جمعیت کے ہمراہ سوموار گذشتہ کی رات کو اس مقام پر گئے - اور مکان کا محاصرہ کر لیا - صبح ہونے تک یہ آدمی پوشیدہ رہے " پاپو " بھانپ گیا اور وہ باہر آ گیا - پولیس نے اُسے گرفتار کر لیا - انگریور فرار ہو گیا - پولیس جبراً اندر گھس گئی - اور اس نے سنار اور دو دیگر اشخاص کو گرفتار کر لیا - پہلے پہل ان لوگوں کا رویہ پرطیش تھا - لیکن بعد ازاں اُنہوں نے تمام ہتھیارات حوالہ کر دیئے - جست اور پیتل کے کئی سانچے ہاتھ آئے چند سو اور پانچ روپیہ کے کرنسی نوٹ

تیاری کی مختلف منزلوں میں تھے - (عام)

پادریوں کا وفد ہندوستان میں

انجبیٹر سے عیسائی پادریوں کا ایک وفد ہندوستان میں پہنچا ہے - چھ پادری لکھنؤ کو چلدیئے ہیں اور بارہ پادری اور دو خواتین بمبئی رہینگی - ۱۶ نومبر کو ممبران ایک جلسۂ عام میں شہر کے لوگوں کے سامنے تقریر کرینگے (رر)

سلطان روم پارلیمنٹ انگورہ کو منظور کرتے ہیں

قسطنطنیہ کا ایک پیغام مظہر ہے دو عملی حکومت کا عنقریب خاتمہ ہونے والا ہے - کہا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسلمین انگورہ کی مجلس عالیہ ملیہ کو منظور کرنے والے ہیں - جو تمام ترکی میں وضع قوانین کی مختار ہوگی (رر)

خلیفۂ اسلام کے اقتدار میں تغیر

(سلطان المعظم اور رفعت پاشا کی ملاقات)

وزیر اعظم کے وسیلہ سے رفعت پاشا نے حضرت خلیفۃ المسلمین کے ساتھ ملاقات کی اور ان کی خدمت میں ان تبدیلیوں کی اطلاع دی جو غالباً انتظامی امور یعنی حضرت خلیفۃ المومنین کے دنیوی و دینی اقتدار کے متعلق کی جائینگی - (رر)

صلح کانفرنس میں سلطان روم کی شرکت

معلوم ہوا ہے کہ حکومت انگورہ نے مقام لاسینے کو مجلس لاسینے کے لئے موزوں خیال کیا ہے حضرت سلطان المعظم اور رفعت پاشا کی چار گھنٹے کی ملاقات کو بہت اہمیت دی جاتی ہے - یقین کیا جاتا ہے کہ سلطان المعظم کو ذاتی حفاظت کا یقین دلایا گیا ہے اور وہ اپنے دنیوی اقتدار کو کم کر دینے پر معترض ہونگے -

بیان کیا جاتا ہے کہ انگورہ سے ترکان احرار کے وفد کے ساتھ ماہر سیاست مشیر اور مجلس عالیہ کے چار ارکان مشورہ دینے کی خاطر تشریف لیجائینگے (رر)

قیمت اخبار میں آٹا دیدو

بوریا کے ایک قصبہ سے ایک ہفتہ وار اخبار شائع ہوتا ہے - جس کے ایڈیٹر نے یہ اطلاع نکالی ہے کہ اس کے خریدار چاہیں تو تین ماہ کی قیمت اخبار کے معاوضہ میں ۶ پونڈ آٹا یا ایک پونڈ مکھن یا دو درجن تازہ انڈے دے سکتے ہیں - پیسے غالباً ختم ہو گئے ہونگے - (رر)

۱۵ لاکھ روپیہ کا لباس

چند روز ہوئے لنڈن میں امریکہ کے کروڑپتیوں کی مستورات نے ایک تقریب پر ۱۵ - ۱۵ لاکھ روپیہ کا جواہرات سے مزین قیمتی لباس پہنا تھا - جسے دیکھ کر لنڈن کی خواتین حیران رہ گئیں - (رر)

مسٹر مانٹیگو بھی انتخاب میں کھڑے ہونگے

مسٹر مانٹیگو نے کیمبرج میں اپنے منتخب کنندوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بحیثیت ایک آزاد خیال کے انتخاب کے لئے کھڑا ہوا ہوں - گو میں انتخاب کی صفات سے تہی دست ہوں تاہم میں خدمت کے لئے تیار ہوں لہذا میرا قدامت پسندوں میں شمار غلطی سے کیا گیا ہے - اگر نئی حکومت نے اس حکمت عملی کی پیروی کی جس کا خاکہ مسٹر بونر لا نے گلاسگو میں پیش کیا ہے تو میں اس کی ہر طرح سے حمایت کرونگا -

لیکن مسٹر بانیگو کے اظہار خیالات کے باوجود قدامت پسندوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مسٹر ہربلڈ گرے کو یونینسٹ پارٹی کی جانب سے امیدوار بنائینگے۔ (ر)

کیا مسٹر لائیڈ جارج بھی انتخاب میں آئینگے

کنسرویٹو جماعت کا فیصلہ

مسٹر بونرلا کے کنسرویٹو ساتھیوں اور مسٹر لائیڈ جارج کی نیشنل لبرل جماعت کے درمیان آنے والی الیکشن کے موقعہ پر جھگڑا کو روکنے کے لئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ کنسرویٹو جماعت کے آدمیوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر لائیڈ جارج مسٹر چرچل اور مسٹر ایسکویتھ انڈیپینڈنٹ جنرل لیڈر کی زبردست مخالفت کی جاویگی۔ تمام فریق بڑی سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ الیکشن میں بہت سخت مقابلہ کی امید کیجاتی ہے (ر)

جنگلی درندوں اور سانپوں کے شکار

۱۹۲۱ء کی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان میں جنگلی درندوں اور سانپوں سے حسب ذیل اموات ہوئی ہیں۔ جنگل درندوں سے ۲۳۸۰ آدمی مارے گئے ہیں۔ اور سانپوں سے ۱۹۳۹۶ آدمی مارے گئے ہیں۔ جنکا کل شمار ۲۳۷۷۶ ہوتا ہے۔

تمام سال میں حسب ذیل جنگلی جانور مارے گئے ہیں شیر ۱۵۱۹ ۔ چیتے ۶۳۲۸ ۔ بھالو ۲۷۷۱ ۔ بھیڑیے ۲۰۴۹ ۔ جن کی کل جمع ۲۴۹۷۲ ہوتی ہے۔ جانوروں کو مارنے پر جو روپیہ بطور انعام دیا گیا ہے اُس کا شمار ۲۱۱۰۶۲۲ کا ہے۔

لنڈن یکم نومبر کی خبر ہے کہ وہاں چاء کا ذخیرہ ختم ہوگیا ہے۔ بھاؤ چڑھ گیا ہے۔

لنڈن یکم نومبر کی خبر ہے کہ وہاں چیچک کی وبائی صورت رونما ہوگئی ہے ٹیکہ لگائی زوروں پر ہے۔

خبریں

لنڈن یکم نومبر کی خبر ہے کہ پارلیمنٹ کی ۶۱۵ سیٹ کے لئے ۱۳۵۰ امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۳۱ عورتیں امیدوار ہیں۔ ان میں سے ۱۳ لبرل ہیں۔ ۸ لیبر (مزدوری پیشہ) ہیں۔ ۵ قدامت پسند ہیں۔ ۳ قومی لبرل ہیں ۱ انڈیپینڈنٹ ایک کیمونسٹ ہے پچھلی پارلیمنٹ کے ۲۰ ممبر دوبارہ انتخاب میں آنا پسند نہیں کرتے ہیں۔

لنڈن یکم نومبر کی خبر ہے کہ ایک فرانسیسی نے ایک ایسا آلہ تیار کیا ہے کہ جس سے وائرلیس پیغامات بالکل پوشیدہ رکھے جاسکیں۔

روم یکم نومبر کی خبر ہے سگنور سفورزا نے استعفا دیدیا اور مسولینی نے اسے اپنے عہدے پر قائم رہنے کو کہا ہے جواب تار سے مانگا ہے۔

مشرقی بنگال میں طوفان سے جو تباہی پیدا ہوئی ہے اُسے ہلکا کرنے کے لئے ۲۷۵۰۰۰ روپیہ تک چندہ ہوچکا ہے۔

جینوا یکم نومبر کی خبر ہے کہ ولا مونٹ ریوز صلح کی کانفرنس کے لئے جگہ پسند کی گئی ہے اور اس کانفرنس میں غیر ملکی ۳۰۰ جرنلسٹ بھی حاضر ہونگے۔

لنڈن یکم نومبر کی خبر ہے کہ آئرلینڈ کی بیقاعدہ سپاہ میں پھر تحریک پیدا ہوگئی ہے۔ ایسٹ فری سٹیٹ کی فوج کی بیرکوں پر اچانک حملہ کردیا۔ ریاستی فوج نے آپ کو باغیوں کے حوالے کردیا۔

اکسفورڈ ۳ نومبر کی خبر ہے کہ سلطان ترکی تخت سے برطرف کردیا گیا اور جمہوریت کا اعلان کردیا گیا ہے۔ اب یہ بات دیکھنا چاہیے کہ ہند میں خلافت کے شور کے کیا معنے بنتے ہیں؟

اکسفورڈ ۳ نومبر کی خبر ہے کہ لنڈن سے قاہرہ تک ہوائی ٹیکسی سے پہنچنے کے تمام انتظام مکمل ہوچکے ہیں دو ہزار میل کا فاصلہ تین دن میں طے ہوا کریگا۔

اکسفورڈ ۳ نومبر کی خبر ہے کہ اطالیانی اور انگلش تعاون ہوگیا ہے۔ باہمی دوستی کو زیادہ کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲ نومبر کی خبر ہے کہ ہنوز آئرلینڈ میں بدامنی ہے۔

لنڈن ۲ نومبر کی خبر ہے کہ حضور پرنس آف ویلز گھوڑے سے گر پڑے حضور کے گھٹنے پر چوٹ لگی

پشاور ۲ نومبر کی خبر ہے کہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں محسودی ڈاکو آپڑے چھ ہندوا ور پانچ مسلمانوں کو پکڑ کر لئے جاتے تھے۔ سرکاری امداد جا پہنچی جس نے تمام کو چھڑا لیا ڈاکو بھاگ گئے۔

سرکاری اعلان ہے کہ پنجاب میں یہ افواہ پھیل ہے کہ پنجاب گورنمنٹ پنجاب کے بعض اضلاع کو توڑ ڈالیگی اور بعض کو دوسرے اضلاع کے ساتھ ملا دے گی یہ تمام افواہیں بے بنیاد اور باطل ہیں۔ ایسی تبدیلی کرنے کی طرف گورنمنٹ کا مطلق خیال نہیں ہے۔

پرانی انارکلی متصل دھوبی منڈی لاہور میں ایک پان فروش کو کسی آدمی نے پان کھانے کے لئے دیا۔ پان کھانے کے بعد فوراً ہی وہ بیچارہ فوت ہوگیا۔ پولیس بڑی سرگرمی سے تفتیش کر رہی ہے

ضرورت

ہوتی مردان ضلع پشاور میں ایک ٹرینڈ اُستانی صاحبہ کی ضرورت ہے جو پشتو بھی بول سکتی ہوں تاکہ پہلی نومبر سے ایک نئے پرائمری سکول میں مسلمان لڑکیوں کو پڑھائیں درخواست کنندگان کی خدمت میں التماس ہو کہ درخواستیں معہ سرٹیفکیٹ میرے نام روانہ فرما دیں اور تنخواہ جہاں تک منظور ہو اطلاع دیں۔

مسٹر رابنسن زنانہ ہسپتال مردان ضلع پشاور



(بقیہ مضمون صفحہ ۲ سے آگے) کرنے کی دلیل کامل ہے۔ ایسے عجیب و غریب کاموں کو خدا کے سوا کون کرسکتا ہے۔ کس میں قدرت ہے کہ اِس دنیا کی ذاتی عادتوں کو بدل ڈالے۔

تیسری دلیل۔ خدا کی ہستی کا ثبوت اُن واقعات سے بھی جو اُس کے فرشتہ کی معرفت ظہور میں آئے ثابت ہے۔ چنانچہ اُس نے ملک کنعان کو اُس کے باشندوں کے گناہ کی سزا میں تباہ کیا۔ سنحیرب بادشاہ کے لشکر کو ہلاک کیا۔ ہیرودیس بادشاہ کو بھی۔ جبکہ لوگ اُس کی تعریف کرکے چلائے کہ یہ خدا کی آواز ہے جان سے مارا۔ پس اگر خدا نہ ہوتا تو کون ان کو سزا دیتا

چوتھی دلیل۔ اِنسان کی ضمیر بھی خدا کی ہستی کی گواہ ہے۔ مثلاً جب کبھی اِنسان سے کوئی ناروا یا بدکام صادر ہوتا ہے تو اُس کا دل دہشت سے کانپ جاتا ہے اور اگرچہ کرتے وقت اُس کو کسی نے نہ دیکھا ہو۔ تو بھی اُس کی ضمیر اُس کو ملامت کرتی ہے اور الزام دیتی ہے کہ یہ کام بُرا ہے۔ پس جبکہ اِنسان نے پوشیدگی میں بھی بدکاری سے دہشت کی تو ثابت ہوا کہ کوئی دہشت دہندہ ہے جو اُس کو اس بدفعلی کی سزا دیگا اور وہ خدا ہے۔ یہ ثبوت سب سے بڑھکر ہے جو کہ ہر شخص سے ثابت ہوتا ہے۔

پانچویں دلیل۔ ہر ایک مذہب کے لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ دُنیا کا ایک خالق و مالک ہے۔ مثلاً سسرو وغیرہ بُت پرست مورخوں نے کہا کہ دنیا میں ایسی کوئی نادان اور وحشی قوم نہیں ہے جو خدا کی ہستی کا انکار کرتی ہو۔ اگر تم تمام جہان میں سفر کرو تو کوئی شہر یا گاؤں ایسا نہ ملیگا جہاں کسی نہ کسی معبود کی پرستش نہ ہوتی ہو بس کل مخلوقات پکارتی ہے کہ میں از خود نہیں بن گئی۔ بلکہ میرا ایک خالق ہے وہ خدا ہے۔ لیکن تس پر بھی بعضے ایسے وہمی اور متشکک ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ ہم کچھ چیز نہیں۔ اور ہمارے آس پاس کی چیزیں خیالی اور فرضی ہیں۔ سو ایسے شخصوں کے ساتھ بحث کرنا بالکل بے فائدہ اور لاحاصل ہے۔ کیونکہ ہمارے حواس گواہی دیتے ہیں اور ہاتھوں سے چھوتے ہیں حقیقت میں وے ہستی رکھتی ہیں۔ علاوہ ازیں جب ہم اپنے جسم پر جو ایک عجیب و غریب صنعت کا نمونہ ہے غور کرتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کوئی بانی ہے اور وہ خدا ہے۔

اگر کوئی شخص پھرتے پھرتے کسی ایسے جنگل میں جا نکلے جو آبادی سے ہزاروں کوس کے فاصلہ پر ہو اور وہاں اُس کو ایک اُجاڑ اور ویران شہر نظر آوے کہ جس کی آبادی کی بابت اُس نے کبھی کچھ ذکر نہ سنا ہو تو وہ یہ کبھی گمان نہ کریگا کہ اُس کے مکان جو ٹوٹے پھوٹے پڑے ہیں خود بخود بن گئے۔ یا مٹی نے خود اتفاقیہ اینٹوں کی صورت پکڑکر آپ کو صفِ دیوار میں جمع کیا۔ اگر کوئی ایسا باطل گمان کرے بھی تو وہ شخص ہر ایک ذی شعور کے نزدیک بیوقوف ہوگا۔ ہاں مگر جو لوگ اس جگہ پر سے گذرینگے فوراً یہی بات کہینگے کہ دیکھو یہ شہر کسی زمانہ میں آباد تھا مگر کسی ناگہانی آفت سے ویران ہوگیا۔ پس جبکہ لوگ ایسے واقعات کو آدمیوں کی تدبیر اور کاریگری گردانتے ہیں تو کس طرح گمان میں آسکے کہ زمین ازخود پیدا ہوگئی یا دریا آپ سے آپ جاری ہوگئے۔ یا نباتات خود بخود زمین سے اُگی۔ جبکہ یہ چیزیں ازخود نہیں ہوسکتیں تو ضرور ان کا ایک خالق ہے اور کون ایسی چیزیں پیدا کرسکتا ہے۔ صرف خدا ہے۔

الراقم:۔ امداداللہ مشن ہوسٹل گوجرہ

کرسمس نمبر کے لئے نہایت عمدہ مضامین نظم و نثر تیار کیجئے۔

خوشی کا مقام ہے کہ دکن میں ایک سلف گورننگ کلیسیا زیر اہتمام ایس۔ پی۔ جی تلگو مشن قائم ہوگئی ہے جس کی کونسل میں کارگزار زیادہ تر ہندوستانی ہیں۔ پادری فارسیٹر صاحب ڈبلن یونیورسٹی مشن چھوٹا ناگپور سے بڑے افسوس کے ساتھ ہندوستانی مشنوں کی حالت پر لکھتے ہیں۔ ڈاکٹر ٹیلر جو کہ پنجاب میں مشہور آئی سپیشلسٹ رہ چکے ہیں۔ ولایت سے لکھتے ہیں کہ اجنبی مشنری جب ساحل ہند پر پہنچیں۔ تو تمام مغربی عادات کو سمندر میں پھینکدیں اور خداوند مسیح کا نمونہ لیکر ہند میں داخل ہوویں۔ ہندی بنکر ہند کی خدمت کریں۔ ورنہ وہ فرماتے ہیں کہ خداوند مسیح اُن پر وہی نوحہ پڑھیگا جو کہ کبھی کرازین اور بیت صیدا پر پڑھا تھا۔ نہایت عجز و انکسار کے ساتھ بند کرتا ہوں کہ عاقل کو اشارہ کافی ہے اور خداوند ذوالجلال سے دعا ہے کہ وہ تمام مسیحی مشنریوں کو خواہ اجنبی ہیں یا ہندی۔ آدمی ہیں یا عورت اپنے واسطے ازسرِ نو تیار کرے تاکہ تمام ہندوستان اُس بڑے اُستاد کا شاگرد ہوجاوے اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہو

خاکسار۔ ایس۔ ایم۔ دت۔ حیدرآباد۔ سندھ

جلسہ و میلہ انڈین کرسچن ایسوسی ایشن

رڑکی ضلع سہارنپور بتاریخ یکم و دوسری دسمبر ١٩٢٢ء کو تینوں مشنوں (ایس۔ پی۔ جی مشن میتھوڈسٹ مشن و آر۔ پی مشن) کا ایک اتحادی جلسہ و میلہ قرار پایا ہے۔ اس جلسہ میں لیجر روحانی درسوں کے کھیل۔ کود۔ تماشہ و مینا بازار بھی لگیگا۔ مسیحیوں کی روحانی ترقی اور فائدہ کے لئے تجربہ کار ولائق وفائق واعظ چنے گئے ہیں دعا کرتے ہوئے

تشریف لایئے اور اپنے ہمراہ اپنے دوستوں اور احباب کو بھی لایئے تاکہ بڑی برکت نازل ہووے۔ پی۔ ایل براٹن۔ رڑگی

ضرورت

ایک چھوٹے مدرسہ کے لئے ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو اُردو ہندی بخوبی پڑھا سکے کم ازکم پرائمری پاس شدہ ہو۔ اکیلا سادہ طبع یا شادی شدہ تجربہ کار اور جن کے دل میں بچوں کی زندگی تبدیل کرنے کا شوق ہو۔ گذارہ بخوبی کیا جاویگا۔ ذیل کے پتہ پر اپنی درخواست لکھیں ۔

ڈاکٹر ای۔ سی جاشوا ایپٹسٹ مشن سبزی منڈی۔ دہلی

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا بپتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اُردو الٰہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن ایڈیٹور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے۔ نمونے کا پرچہ پادری سی۔ ایچ بینڈی بی۔ ایس سی ایڈیٹر و مینجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	رومن پنجابی پرائمر	۱ر
ر دوسری ر	۳ر	تیوہار۔ اسلام میں مسیح	۱ر
صحت جسمی بہتر تیرتھ	ر	ینابیع الاسلام	۳ر
مسئلہ التخلیق	۷ر	ویدوں کی اصل	۳ر
صراط المستقیم	۸ر	دو سوال	۳ر

مینجر کرسچن بک سٹور لودھیانہ

دستور العمل نورافشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر ۸ /
غیر ممالک سے ۹ /
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا ¼ حصہ	عـه	۱۲	۲۲
چوتھائی کالم	۱۲	۲۷	۴۰
نصف کالم	۲۲	۴۰	۷۰
پورا کالم	۴۰	۷۰	۱۰۰
پورا صفحہ	۱۰۰	۱۵۰	۳۰۰

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۱ر لیکن کسی اشتہار کے لئے ۱۲ سے کم نہ لیا جائیگا۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۲۲ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ جماعت ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں

خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری کا ¾ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جو بر کشا ۸ سے ۱۰ تک۔ کرد کونول ۸ سے ۱۲ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نورافشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشاں بنا کر اس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور اُن کے نام پر نورافشاں کم ازکم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

المشتہر

مینجر نورافشاں

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینجر نورافشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجاب پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائیٹر چھپا ۔